(احمد بن مبارک کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' ان چھ ایام میں وہی مخلوق پیدا ہوئی ہے جو ساتوں زمینوں اور ساتوں آسمانوں میں موجود ہے (پھر دونوں رکعات کے مشاہدے میں بنیادی فرق کیا ہوگا؟)

سیّدی عبدالعزیز دباغ نے جواب دیا' جب دوسری رکعت میں ایام کی نسبت سے مشاہدہ کیا جاتا ہے تو اس وقت ابتدائے تخلیق کے وقت' ان مخلوقات کی جو کیفیت تھی اس کا مشاہدہ ہوتا ہے اور پہلی رکعت میں مختلف زمینوں اور آسمانوں کے حوالے سے جو مشاہدہ نصیب ہوتا ہے اس میں یہ دِکھائی دیتا ہے کہ اس وقت کون سی مخلوق' کس مقام پر' کس حالت میں موجود ہے۔

(احمد بن مبارک کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' عید کی نماز میں تیرہ (۱۳) تکبیریں کہنا ہر مکلف پر لازم ہے لیکن ہر مکلف کو یہ مشاہدہ نصیب نہیں ہوتا (تو پھر انہیں ان تکبیرات کا پابند کیوں کیا گیا ہے؟)

سیّدی عبدالعزیز دباغ نے جواب دیا' جس شخص کو فتح نصیب ہو چکی ہو اس پر تو یہ اعتراض وارد نہیں ہوگا باقی رہا وہ شخص جسے فتح نصیب نہیں ہوئی ہے تو اسے چاہیے کہ ہر تکبیر کہتے وقت وہ یہ تصور کرے۔ گویا وہ ان سب چیزوں کا اجمالی طور پر مشاہدہ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا کریم اور مہربان ہے اگر انسان چند برسوں تک' ہر سال عید کی نماز میں یہ تصور کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی نامراد نہیں لوٹائے گا اور اس کے جسم سے روح نکلنے سے پہلے اسے ان امور کا تفصیلی مشاہدہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ بہر حال ہر شے پر قادر ہے۔ یہ لاتعلقی بندے کی طرف سے ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتی۔ خود قرآن کہتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (العنکبوت ۲۹:۶۹)

''اور جو شخص ہمارے راستے میں کوشش کرتا ہے ہم اس کے لیے اپنے راستے آسان کر دیتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

(احمد بن مبارک کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' عید قربان کے دن ظہر کے بعد سے لے کر پندرہ فرض نمازوں کے بعد جو تین مرتبہ تکبیر کہی جاتی ہے اس کا ''سر'' کیا ہے؟

سیّدی دباغ نے جواب دیا' پہلی تکبیر کے نتیجے میں انسان کو اپنے وجود کا نطفے' جمے ہوئے خون اور گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں مشاہدہ ہوتا ہے۔ دوسری تکبیر کہتے وقت اس کی انسانی صورت کی تکمیل اس میں روح کا پھونکا جانا اور ایک مکمل انسان بن جانا دِکھایا جاتا ہے۔ (قرآن کہتا ہے)

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ (المؤمنون ۲۳:۱۴)

''پس اللہ کی ذات عظیم ہے جو سب سے ''خوب صورت تخلیق'' کرنے والا ہے۔''

تیسری تکبیر کہتے وقت انسان کو (اس کی) موت' قبر اور فنا کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے۔

ان تینوں امور کے اندر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت سی زبردست نشانیاں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء نے فقہاء کی طرح ان تکبیرات کو مخصوص ایام تک محدود نہیں رکھا بلکہ صوفیاء کے نزدیک ہر نماز کے بعد سلام

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ○ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ○ (المعارج ۷۰: ۴۰)

''اور میں مشرق اور مغرب کے پروردگار کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ میں اس بات پر قادر ہوں کہ ان سے بہتر بندے لے آؤں اور میں ایسا کر سکتا ہوں۔''

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ كَمَا أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ○ (الانعام ۶: ۱۳۳)

''اور تمہارا پروردگار غنی ہے، رحمت کرنے والا ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں رخصت کر دے اور تمہاری جگہ دوسروں کو، جنہیں وہ چاہے، لے آئے جیسا کہ اس نے تمہیں دوسروں کی اولاد میں پیدا کیا ہے (اسی طرح ان دوسروں کو تمہارا جانشین بنا دے۔'')

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ. (الانعام ۶: ۳۵)

''اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان سب کو ہدایت نصیب کرے''۔

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ. (الانعام ۶: ۱۴۹)

''اے رسول! تم کہہ دو اللہ کے پاس واضح حجت موجود ہے اور وہ چاہے تو تم سب کو ہدایت عطا کر دے''۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا. (الفرقان ۲۵: ۵۱)

''اور اگر ہم چاہیں تو ہر بستی میں ڈرانے والا (ہادی وپیغمبر) مبعوث کر دیں۔''

إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ. (الشعراء ۲۶: ۴)

''اگر ہم چاہیں تو ان کے اوپر آسمان سے ایک نشانی نازل کر دیں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں گی۔''

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا. (یونس ۱۰: ۹۹)

''اور اگر تمہارا ربّ چاہے تو روئے زمین پر موجود سب لوگ ایمان لے آئیں۔''

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ○ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ○ (فاطر ۳۵: ۱۵-۱۷)

''اے لوگو! تم اللہ کی بارگاہ میں فقیر کی حیثیت رکھتے ہو اور اللہ غنی اور قابلِ تعریف ہے اگر وہ چاہے تو تمہیں رخصت کر دے اور تمہاری جگہ نئی مخلوق پیدا کر دے۔ یہ بات اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے۔''

وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا. (السجدہ ۳۲: ۱۳)

''اگر ہم چاہیں تو ہر ایک کو ہدایت عطا کر دیں۔''

تھا۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آ گئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! اگر تم اسے قتل کر دیتے تو (گمراہوں میں) یہی شخص پہلا اور آخری ہوتا اور میری امت میں کوئی دو اشخاص بھی آپس میں کوئی اختلاف نہ کرتے۔''

(مترجم عرض پرداز ہے، اس کے بعد سیدی احمد بن مبارک نے اسی روایت کو چار مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے اور ان سب روایات میں مرکزی مضمون یہی ہے۔ صرف راویوں کے بیان اور الفاظ میں اختلاف ہے۔ اس لیے ہم نے دیگر روایات کو نقل نہیں کیا)

(احمد بن مبارک کہتے ہیں) یہ تمام روایات اور ان کے درمیان الفاظ کے درمیان اختلاف امام سیوطی نے نقل کیا ہے۔ ان تمام آیات اور روایات کو پڑھنے کے بعد حقیقت آپ کے سامنے واضح ہو جائے گی۔ میں نے خود بہت سے عام لوگوں سے یہ مسئلہ دریافت کیا کیونکہ ان کے قلوب شکوک و شبہات سے خالی ہوتے ہیں اور شکوک و شبہات ہی حق کو قبول کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ میں نے بہت سے لوگوں سے یہ دریافت کیا کہ کیا ہمارا پروردگار موجودہ جہان جیسا ایک اور جہان پیدا کر سکتا ہے؟ تو ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ اس میں سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ یقیناً ہمارا رب ہر بات پر قادر ہے اور اس کی قدرت نافذ ہے۔ وہ کسی بھی کام سے عاجز نہیں ہے۔

(احمد بن مباک کہتے ہیں) ایک مرتبہ میں نے ایک عام شخص سے یہ دریافت کیا کیا ہمارا پروردگار موجودہ جہان سے بہتر جہان پیدا کر سکتا ہے؟ تو اس نے جواب دیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی۔

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ (فاطر ۳۵:۱۶)

''اگر اللہ چاہے تو تمہیں ختم کر کے تمہاری جگہ نئی مخلوق لے آئے۔''

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مطلق ہے لفظ ''جدید'' میں کوئی قید نہیں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نئی مخلوق ہمارے مانند بھی ہو سکتی ہے اور ہم سے بہتر یا کمتر بھی ہو سکتی ہے۔ (احمد بن مبارک کہتے ہیں) اس کا یہ جواب سن کر میں بہت حیران ہوا۔ بلاشبہ وہ ایک ذہین ترین آدمی تھا۔

(احمد بن مبارک کہتے ہیں) ایک مرتبہ میں نے ایک فقیہ سے امام غزالی کے اس متنازعہ قول کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا اس موضوع پر امام شعرانی اور دیگر حضرات تفصیل سے کلام کر چکے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کی رائے دریافت کر رہا ہوں۔ اس نے کہا میری کیا رائے ہو سکتی ہے؟ میں نے کہا خدا کے بندے! یہ عقیدے کا مسئلہ ہے۔ اگر کوئی شخص تمہارے سامنے یہ سوال پیش کر دے کیا اللہ تعالیٰ موجودہ جہان سے بہتر جہان پیدا کر سکتا ہے؟ تو تم کیا جواب دو گے؟ اس نے جواب دیا میں اسے یہ جواب دوں گا، اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کوئی انتہا نہیں ہے وہ موجودہ جہان سے ہزار گنا بہتر جہان بھی پیدا کر سکتا ہے بلکہ اس سے بھی کئی ہزار گنا زیادہ جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔